

طرد الافاعی عن حمی ھادٍ رفع الرّفاعی

۱۳۳۶ھ

سانپوں (موذیوں) کو دُور کرنا اس ہادی کی بارگاہ سے جس نے امام رفاعی کو رفعت بخشی

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

رسالہ

طرد الافاعی عن حمی ھادٍ رفع الرفاعی ١٣٣٦

(سانپوں (موذیوں) کو دور کرنا اس ہادی کی بارگاہ سے جس نے امام رفاعی کو رفعت بخشی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ١١ از بڑودہ ملک گجرات محلہ راجپورہ متصل مانڈوی مرسلہ میاں محمد عثمان ولد عبدالقادر ٢٦ شوال ١٣٣٦ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جناب قطب الاقطاب غوث الثقلین میراں محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ اپنے وقت میں غوث یا قطب الاقطاب نہیں تھے بلکہ سیدنا احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ قطب الاقطاب اور غوث الثقلین تھے اور جناب سید عبدالقادر جیلانی نے جناب سید احمد کبیر رفاعی سے مدینہ منورہ میں چند اولیائے کے ہمراہ بیعت کی ہے یہ بیعت اس وقت ہوئی کہ جب سید احمد کبیر رفاعی کے لئے مزار انور سے دست مبارک نکلا تھا اور اکثر عرب میں سید عبدالقادر جیلانی کو مرقومۂ بالا صفتوں سے کوئی نہیں مانتا، ہاں سید احمد کبیر رفاعی کو مانتے ہیں۔ عمرو کہتا ہے کہ سیدنا احمد کبیر رفاعی کی ولایت اور قطبیت میں ہمیں بالکل کلام نہیں، مگر ان کی تفضیل سیدنا جناب سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ پر نہیں ہوسکتی، اور مدینہ منورہ کی بیعت کا کسی جگہ ثبوت نہیں ملتا، اور اکثر عرب سید عبدالقادر جیلانی

قدس سرہٗ کی بہت قدر و منزلت کرتے ہیں اور قطب الاقطاب وغوث الثقلین کی صفتیں حضرت پیران پیر صاحب ہی پر برتی جاتی ہیں۔

اس مضمون پر بڑودہ میں خفیہ خفیہ بحثیں ہوا کرتی ہیں، زید کے پیر مرحوم بڑودہ کے رفاعی خاندان کے سجادہ نشین تھے چندروز ہوئے انتقال ہوگیا ہے، یہ انھیں کی تحریک وتحریص کا نتیجہ ہے۔ ہم مستفسر نیچے دستخط کرنے والے نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ سید احمد کبیر اور سید عبدالقادر میں قطب الاقطاب اور غوثِ اعظم کون ہے، اور علمائے ماسلف وحال کس کو مانتے ہیں۔

دوسرے مدینہ منورہ کی بیعت کا اور غوث پاک کی نسبت عقائد اہل عرب کا وافی وکافی ثبوت کتب معتبرہ سے تحریر فرماکر مرہونِ منت فرمائیں، آپ کے فتوے کے آنے کے بعد ان شاء اللہ اندرونی نقیض کا بہت سہولت سے فیصلہ ہوجائے گا اور یہ ابتدائی مواد بڑھ کر مرض مہلک تک نہ پہنچے گا۔

محمد عثمٰن ولد عبدالقادر بقلم خود، منشی سید قطب الدین، عظیم الدین بقلم خود، چھوٹے خاں، امام خاں بقلم خود، ننھے بھائی، رسول بھائی دستخط خود۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء[1]

تم فرمادو کہ فضیلت اللہ کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے مسلمان کو دو ہدایتیں ہوئیں:

ایک یہ کہ مقبولان بارگاہِ احدیت میں اپنی طرف سے ایک کو افضل دوسرے کو مفضول نہ بتائے کہ فضل تو اللہ تعالٰی کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

دوسرے یہ کہ جب دلیل مقبول سے ایک کی افضلیت ثابت ہو تو اس میں اپنے نفس کی خواہش اپنے ذاتی علاقہ نسب یا نسبت شاگردی یا مریدی وغیرہا کو اصلاً دخل نہ دے کہ فضل ہمارے ہاتھ نہیں

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۷۳

کہ اپنے آباو اساتذہ ومشائخ کو اوروں سے افضل ہی کریں جسے خدا نے افضل کیا وہی افضل ہے اگرچہ ہمارا ذاتی علاقہ اُس سے کچھ نہ ہو اور جسے مفضول کیا وہی مفضول ہے اگرچہ ہمارے سب علاقے اُس سے ہوں۔ یہ 24
اسلامی شان ہے مسلمانوں کو اِسی پر عمل چاہئے، اکابر خود رضائے الٰہی میں فنا تھے جسے اللہ عزوجل نے اُن سے افضل کیا، کیا وہ اس پر خوش ہوں گے کہ ہمارے متوسل ہمیں اس سے افضل بتائیں۔ حاش للہ! وہ سب سے پہلے اس پر ناراض اور سخت غضبناک ہونگے تو اس سے کیا فائدہ کہ اللہ عزوجل کی عطا کا بھی خلاف کیا جائے اور اپنے اکابر کو بھی ناراض کیا جائے۔ حضرت عظیم البرکۃ سیدنا سید احمد کبیر رفاعی قدسنا اللہ بسرہ الکریم بیشک اکابر اولیاء واعاظم محبوبانِ خدا سے ہیں، امام اجل اوحد سیدی ابوالحسن علی بن یوسف نورالملۃ والدین لخمی شطنوفی قدس سرہ العزیز کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں فرماتے ہیں:

الشیخ احمد بن ابی الحسن الرفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ ھٰذا الشیخ من اعیان مشائخ العراق واجلاء العارفین وعظماء المحققین وصدار المقربین صاحب المقامات العلیۃ والجلالۃ العظیمۃ والکرامات الجلیلۃ والاحوال السنیۃ والافعال الخارقۃ والانفاس الصادقۃ صاحب الفتح المونق والکشف المشرق والقلب الانور والسر الاظھر والقدر الاکبر[1]

یعنی حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سرداران مشائخ واکابر عارفین واعاظم محققین و افسران مقربین سے ہیں جن کے مقامات بلند اور عظمت رفیع اور کرامتیں جلیل اور احوال روشن اور افعال خارق عادات اور انفاس سچے عجیب فتح اور چمکا دینے والے کشف اور نہایت نورانی دل اور ظاہر تر سر اور بزرگ تر مرتبہ والے۔

یوں ہی دو ورق میں اس جناب رفعت قباب کے مراتب عالیہ ومناقب سامیہ وکرامات بدیعہ و فضائل رفیعہ ذکر فرماتے ہیں۔ حضرت ممدوح قدس سرہ الشریف کا روضۂ انور سید اطہر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر حاضر ہونا اور یہ اشعار عرض کرنا ہے: ؎

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلھا ‌ ‌ ‌ ‌ تقبل الارض عنی وھی نائبتی
وھٰذہ دولۃ الاشباح قد حضرت ‌ ‌ ‌ ‌ فامدد یمینک کی تحظی بھا شفتی[2]

---

[1] بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار الشیخ احمد بن ابی الحسن الرفاعی مصطفی البابی مصر ص ۲۲۵
[2] الحاوی للفتاوٰی تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۲۶۱

24
24

(زمانۂ دُوری میں میں اپنی روح کو حاضر کرتا تھا وہ میری طرف سے زمین بوسی کرتی، اب جسم کی نوبت ہے کہ حاضر بارگاہ ہے حضور دست مبارک بڑھائیں کہ میرے لب سعادت پائیں)

اس پر حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا دستِ مبارک روضۂ انور سے باہر کرنا اور حضرت احمد رفاعی کا اس کے بوسہ سے مشرف ہونا مشہور و ماثور ہے تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک للامام الجلیل السیوطی میں ہے:

لما وقف سیدی احمد الرفاعی تجاہ الحجرۃ الشریفۃ قال ؎

جب میرے سردار احمد رفاعی حجرہ شریفہ کے سامنے کھڑے ہوئے تو یوں کہا: ؎

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلھا
تقبل الارض عنی وھی نائبتی
وھذہ دولۃ الاشباح قد حضرت
فامدد یمینك کی تحظی بھا شفتی
فخرجت الیہ الید الشریفۃ فقبلھا[1]

جب میں دُور ہوتا تو اپنی روح کو بھیجتا تھا جو میری نائب ہو کر میری طرف سے زمین بوسی کرتی تھی، یہ زیارت کا وقت ہے میں خود حاضر ہوا ہُوں اپنا دستِ اقدس بڑھائیں تاکہ میرے ہونٹ دست بوسی کی سعادت پائیں۔ چنانچہ حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک آپکی طرف نکلا جس کو آپنے چوما۔ (ت)

اور بعینہٖ یہی کرامتِ جلیلہ حضور پُر نور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کے لئے بھی مذکور و مزبور ہے۔ کتاب تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر میں ہے:

ذکروا ان الغوث الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ جاء مرۃ الی المدینۃ المنورۃ وقرأ بقرب الحجرۃ الشریفۃ ھٰذین البیتین (فذکرھما کما مر وقال) فظھرت یدہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فصافحھا ووضعھا علی راسہ رضی اللہ تعالٰی عنہ[2]

یعنی راویوں نے ذکر کیا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہم نے ایک بار حاضر سرکار مدینۂ نور بار ہو کر روضۂ انور کے قریب وہ دونوں شعر پڑھے اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا دستِ انور ظاہر ہُوا حضرت غوث نے مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اور اپنے سر مبارک پر رکھا۔

اور تعدد سے کوئی مانع نہیں حضور سرکار غوثیت نے پہلا حج ۵۰۹ھ (پانسو نو ہجری) میں فرمایا ہے جب عمر شریف اڑتیس سال تھی، حضور سیدی عدی بن مسافر رضی اللہ تعالٰی اس سفر میں ہمرکاب تھے حضرت

---

[1] الحاوی للفتاوٰی تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/۲۶۱
[2] تفریح الخاطر مترجم مع اصل عربی متن المنقبۃ الثانیۃ والعشرون سنی دارالاشاعت فیصل آباد ص ۵۶ و ۵۷

سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ اس وقت ام عبیدہ میں خورد سال تھے حضرت کو گیارھواں سال تھا، ممکن کہ اس بار حضور سرکار غوثیت نے یہ اشعار بارگاہ عرش جاہ میں عرض کئے اور ظہور دست اقدس و بوسہ مصافحہ سے مشرف ہوئے ہوں۔ جب حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ جوان ہوئے اور حج کو حاضر ہوئے باتباع سرکار غوثیت انہوں نے بھی وہ اشعار عرض کئے اور سرکار کرم کے اس کرم سے مشرف ہوئے ہوں، بہرحال اس پر وہ فقرہ تراشیدہ کہ اس وقت حضور قطب العالمین غوث العارفین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت رفیع رفاعی کے ہاتھ پر معاذ اللہ بیعت فرمائی کذب و افترائے خالص و دروغ بیفروغ ہے اور اللہ واحد قہار جھوٹ کو دشمن رکھتا ہے نہ کہ ایسا جھوٹ جس سے زمین و آسمان ہل جائیں قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین[1] لاؤ اپنی دلیل اگر سچے ہو، فان لم یاتوا بالشھداء فاولٰئک عند اللہ ھم الکٰذبون[2] پھر جب وہ گواہان عادل نہ لا سکے تو جو ایسا دعوٰی کریں اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں، وقد خاب من افترٰی[3] خاب وخاسر ہوا جس نے افتراء باندھا ــــ حضرت رفیع رفاعی کی قطبیت سے کسے انکار ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے وصال اقدس کے بعد حضرت سیدی علی بن ہیتی رضی اللہ تعالٰی عنہ قطب ہوئے اور سرکار غوثیت کی عطا سے حضرت خلیل صرصری اپنی موت سے سات دن پہلے مرتبہ قطبیت پر فائز ہوئے۔ حضرت علی بن ہیتی کا وصال وصال اقدس سرکار غوثیت سے تین سال بعد ۵۶۴ھ میں ہے، پھر حضرت سید رفاعی قطب ہوئے

ع؎ ابن خلکان کی روایت میں چند مہینے ہی کے تھے زیادہ سے زیادہ، یا ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔

حیث قال احمد بن ابی الحسن المعروف بابن الرفاعی توفی یوم الخمیس الثانی والعشرین من جمادی الاولٰی سنۃ ثمان وسبعین وخمسمائۃ بام عبیدۃ وھو فی عشر السبعین رحمہ اللہ تعالٰی[4]۔

اس نے کہا کہ احمد بن ابو الحسن جو کہ ابن رفاعی کے نام سے مشہور ہیں، کا وصال ۲۲ جمادی الاولٰی ۵۷۸ھ بروز جمعرات ام عبیدہ کے مقام پر ہوا، چنانچہ آپ ستر کی دہائی میں ہوئے رحمہ اللہ تعالٰی۔ (ت)

مگر روایت بہجۃ الاسرار شریف عنقریب آتی ہے اس پر ۵۰۹ھ میں سات آٹھ برس کے ہونگے انتہا درجہ دس سال کے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

---

[1] القرآن الکریم ۲/۱۱۱
[2] القرآن الکریم ۲۴/۱۳
[3] 〃 〃 ۲۰/۶۱
[4] وفیات الاعیان ترجمہ ۷۰ ابن الرفاعی دار الثقافۃ بیروت ۱/۱۷۲

اور ۵۰۸ھ میں وصال ہوا۔ بہجۃ مبارکہ میں ہے :

الشیخ علی بن الھیتی رضی اللہ تعالٰی عنہ احد من تذکر عنہ القطبیۃ سکن بلدۃ من اعمال نھر الملک الی ان مات بھا سنۃ اربع وستین وخمسمائۃ۔[1]

جن کی قطبیت کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں سے ایک شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں جو نہر الملک کے ایک قریہ میں سکونت پذیر رہے یہاں تک کہ اسی قریہ میں ۵۶۴ھ میں وصال فرمایا۔ (ت)

اُسی میں ہے :

الشیخ احمد بن ابی الحسن الرفاعی احد من تذکر عنہ القطبیۃ سکن بام عبیدۃ قریۃ بارض البطائح الی ان مات بھا فی سنۃ ثمان وسبعین وخمسمائۃ وقد ناھز الثمانین۔[2]

جن کی قطبیت کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں سے ایک شیخ احمد بن ابوالحسن رفاعی ہیں جو سرزمین بطائح کے قریہ ام عبیدہ میں ساکن تھے اور وہاں ہی ۵۷۸ھ میں آپ کا وصال ہُوا۔ آپ نے اسّی برس کے قریب عمر پائی۔ (ت)

اُسی میں ہے حضرت شیخ جاکیر مرید جلیل تاج العارفین ابوالوفا نے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی رفعتِ شان و بے مثلی بیان کرکے فرمایا :

منہ انتقلت القطبیۃ الی سیدی علی بن الھیتی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔[3]

ان سے قطبیت میرے سردار شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرف منتقل ہُوئی۔ (ت)

اُسی میں ہے :

اخبرنا الشیخ الشریف ابوجعفر محمد بن ابی القاسم العلوی الحسنی قال اخبرنا الشیخ العارف ابوالخیر محمد بن محفوظ قال کنت انا (وفلانٌ وفلان عد عشرۃ انفس من طالبی الاٰخرۃ وثلثۃ من اھل الدنیا) حاضرین

ہمیں شیخ شریف ابوجعفر محمد بن ابوالقاسم علوی حسنی نے بحوالہ شیخ ابوالخیر خبر دی کہ ایک روز عارف باللہ محمد بن محفوظ اور دس حضرات اور طالبانِ آخرت اور تین شخص طالبانِ وزارت وغیرہا مناصبِ دنیا حاضر بارگاہ عالم پناہ سرکار غوثیت تھے حضور نے

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ علی بن الھیتی دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۲۸۹ تا ۲۹۴
[2] بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ احمد بن ابی الحسن الرفاعی مصطفی البابی مصر ص ۲۲۵ تا ۲۲۷
[3] 〃 ذکر الشیخ جاکیر رضی اللہ عنہ 〃 〃 ص ۱۶۹

عند شیخنا الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالٰی عنہ فقال لیطلب کل منکم حاجۃ اعطیھا لہ (فذکر حوائجھم منھا) قال الشیخ خلیل بن الصرصری ارید ان لا اموت حتی انال مقام القطبیۃ قال فقال الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالٰی عنہ "کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظورا" قال فواللہ لقد نالوا کلھم ماطلبوا۔[1]

ارشاد فرمایا ہر ایک اپنی حاجت عرض کرے میں اُسے عطا فرماؤں، سب نے اپنی اپنی دینی و دنیوی مرادیں عرض کیں، ان میں شیخ خلیل صرصری کی عرض یہ تھی کہ میں اپنی زندگی میں مرتبۂ قطبیت پاؤں۔ حضور نے فرمایا "ہم ان کی اور انکی سب کی مدد کرتے ہیں رب کی عطا سے اور تیرے رب کی عطا پر روک نہیں"۔ عارف موصوف فرماتے ہیں خدا کی قسم جس نے جو مانگا تھا پایا۔

اُسی میں حضرت سیدی ابو عمرو عثمٰن بن یوسف و حضرت علی بن سلیمٰن خبّاز و حضرت ابو الغیث ابن جمیل یمنی رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے کہ ان سب نے فرمایا:

قطب الشیخ خلیل الصرصری رحمہ اللہ تعالٰی قبل موتہ بسبعۃ ایام۔[2]

حضرت خلیل صرصری اپنی موت سے سات دن پہلے قطب کئے گئے۔

یہ قطبیت بمعنی غوثیت ہے اور اقطاب اصحاب خدمت کو بھی کہتے ہیں جو ہر شہر و ہر لشکر میں ہیں، شک نہیں کہ ہر غوث اپنے دورہ میں ان سب اقطاب کا افسر و سرور ہے کہ وہ تمام اولیائے دورہ کا سردار ہوتا ہے تو اس معنی پر ہر قطب یعنی غوث قطب الاقطاب ہے بلکہ غوث کے نیچے جو عہدہ داران تمام اصحاب خدمت کا افسر ہو یا بمعنی قطب الاقطاب ہے مگر قطب الاقطاب بمعنی اوّل یعنی غوث الاغواث کہ دوروں کے غوثوں کا غوث ہو، غوثوں کو غوثیت اس کی عطا سے ملتی ہو اور غوث اپنے اپنے دورے میں اس کی نیابت سے غوثیت کرتے ہوں وہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بعد حضور پُر نور محی الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ والدین ابو محمد ولی الاولیاء، امام الافراد غوث الاغواث غوث الثقلین، غوث الکل، غوث اعظم سیدنا شیخ عبد القادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں اور تا ظہور سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ مرتبۂ عظمٰی اسی سرکار غوثیت بار کے لئے رہے گا۔ حضرت رفاعی اور ان کے امثال قبل و بعد کے قطبوں کو حضور پر تفضیل دینی ہوس باطل و نقصان دینی ہے، والعیاذ باللہ تعالٰی۔ اس کے بیان کو ہم چند احادیث مرفوعۃ الاسانید امام اجل اوحد

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشیئ من عجائب احوالہ مختصرا مصطفی البابی مصر ص ۳۰ و ۳۱

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۲

سیدی نور الملۃ والدین ابو الحسن علی شطنوفی قدس سرہ الشریف کی کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار معدن الانوار سے ذکر کرتے ہیں اور اس سے پہلے اتنا واضح کردیں کہ یہ امام جلیل صرف دو[2] واسطہ سے حضور سرکار غوثیت کے مستفیضین بارگاہ میں ہیں ان کو محدث جلیل القدر ابوبکر محمد ابن امام حافظ تقی الدین انماطی سے تلمذ ہے اُن کو امام اجل شہیر علامہ موفق الدین ابن قدامہ مقدسی سے ان کو حضور قطب الاقطاب غوث الاغواث غوث الثقلین غوثِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے، نیز ان کو امام قاضی القضاۃ محمد ابن امام ابراہیم بن عبد الواحد مقدسی سے ان کو امام ابو القاسم ہبۃ اللہ بن منصور نقیب السادات سے ان کو حضور سید السادات سے، نیز ان کو شیخ جنید ابو محمد حسن بن علی لخمی سے ان کو ابو العباس احمد بن علی دمشقی سے ان کو سرکار غوثیت سے، نیز ان کو امام صفی الدین خلیل بن ابی بکر مراغی و امام عبد الواحد بن علی بن احمد قرشی سے ان دونوں کو امام اجل ابو نصر موسٰی سے ان کو اپنے والد ماجد حضور سیدنا غوث اعظم سے، رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین، اور ان کے سوا اور بہت طرق سے ان امام جلیل کی سند حضور تک ثُنائی یعنی صرف دو واسطہ سے ہے، ۷۱۳ھ میں ان کا وصال شریف ہے، اکابر اجلاّء نے انھیں امام مانا یہاں تک کہ امامِ فنِ رجال شمس ذہبی نے باآنکہ **اوّلاً** ان کی نگاہ دربارۂ رجال کس درجہ بلند و دشوار پسند واقع ہوئی ہے۔

ثانیاً انھیں حضرات صوفیہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اور اُن کے علومِ الٰہیہ سے بہت کم عقیدت بلکہ تقریباً بالکلیہ مجانبت ہے۔

ثالثاً اشاعرہ کے ساتھ اُن کا برتاؤ معلوم ہے خود اُن کے تلمیذ اجل امام تاج الدین سبکی ابن امام اجل برکۃ الانام تقی الملۃ والدین علی بن عبد الکافی قدس سرہما نے تصریح فرمائی کہ شیخنا الذھبی اذا مر باشعری لایبقی ولا یذر[1] ہمارے استاذ ذہبی جب کسی اشعری پر گزرتے ہیں تو کچھ نہیں رکھتے کچھ باقی نہیں چھوڑتے۔ اور امام اجل صاحب بہجہ اشعری ہی ہیں۔

رابعاً معاصرت دلیل منافرت ہے اور ذہبی ان امام جلیل کے زمانے میں تھے ان کی مجلس مبارک میں حاضر ہوئے ہیں بااینہمہ اُن کے مداح ہوئے اور اپنی کتاب طبقات المقرئین میں ان کو الامام الاوحد کے لفظ سے یاد فرمایا یعنی امامِ یکتا، امام الشان ذہبی کے یہ دو لفظ تمام مدائح و مدارج توثیق و تعدیل و اعتماد و تعویل کو جامع ہیں فرماتے ہیں:

علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی | علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی امامِ یکتا

---

[1]

الامام الاوحد المقرئ نور الدين شيخ القراء بالديار المصرية ابو الحسن اصله من الشام ومولده بالقاهرة سنة اربع واربعين وستمائة وتصدر للاقراء والتدريس بالجامع الازهر وقد حضرت مجلس اقرائه واستأنست بسمته وسكوته[1]

صاحب تعلیم فرقانِ حمید تمام بلادِ مصر میں شیخ القراء ابو الحسن کنیت ان کی اصل شام سے اور ولادت قاہرہ میں ۶۴۴ھ چھ سو چوالیس میں پیدا ہوئے اور جامع ازہر میں درس وتعلیم کی صدارت فرمائی میں اُن کی مجلسِ درس میں حاضر ہوا اور اُن کی روش وخاموشی سے انس پایا۔

امام جلیل عبداللہ بن اسعد یافعی قدس سرہ الشریف مرآۃ الجنان میں فرماتے ہیں:

اما كراماته رضى الله تعالٰى عنه فخارجة عن الحصر وقد ذكرت شيئا منها فى كتاب نشر المحاسن وقد اخبرنى من ادركت من اعلام الائمة الاكابر ان كراماته تواترت وقريب من التواتر ومعلوم بالاتفاق انه لم يظهر ظهور كراماته لغيره من شيوخ الآفاق وها انا اقتصر فى هذا الكتاب على واحدة منها وهى ما روى الشيخ الامام الفقيه العالم المقرئ ابو الحسن على بن يوسف بن جرير بن معضاد الشافعى اللخمى فى مناقب الشيخ عبد القادر رضى الله تعالٰى عنه بسنده من خمس طرق وعن جماعة من الشيوخ الجلة اعلام الهدى العارفين المقتنين للاقتداء

یعنی حضور پُرنور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کرامات شمار سے زیادہ ہیں اُنھیں سے کچھ ہم نے اپنی کتاب نشر المحاسن میں ذکر کیں اور جتنے مشاہیر اکابر اماموں کے وقت میں نے پائے سب نے مجھے یہی خبر دی کہ سرکار غوثیت کی کرامات متواتر یا قریب تواتر ہیں اور بالاتفاق ثابت ہے کہ تمام جہان کے اولیاء میں کسی سے ایسی کرامتیں ظاہر نہ ہوئیں جیسی حضور پُرنور سے ظہور میں آئیں اس کتاب میں اُن میں سے صرف ایک ذکر کرتا ہوں وہ جسے روایت کیا شیخ امام فقیہ العالم مقری ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر بن معضاد شافعی لخمی نے مناقب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ (کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف) میں اپنی پانچ سندوں سے اور عظیم اولیاء ہدایت کے نشانوں عارفین باللہ کی ایک جماعت (یعنی سیدی عمران کیمیاتی وسیدی[2] عمر بزار وسیدی[3] ابو السعود

---

[1] طبقات المقرئین

قالوا جاءت امرأۃ بولدھا الحدیث۔ مدلل وسیّدی ابوالعباس احمد صرصری و امام اجل سیدنا تاج الملۃ والدین ابوبکر عبدالرزاق وسیّدی امام ابوعبداللہ محمد بن ابی المعالی بن قائد اوانی رضی اللہ تعالٰی عنہم) وقد خرجت عن حق فیہ للہ عزوجل و لك) سے کہ ایک بی بی اپنا بیٹا خدمت اقدس سرکار غوثیت میں چھوڑ گئیں کہ اس کا دل حضور سے گرویدہ ہے میں اللہ کے لئے اور حضور کے لئے اس پر اپنے حقوق سے درگزری حضور نے اسے قبول فرما کر مجاہدے پر لگادیا ایک روز اس کی ماں آئیں دیکھا لڑکا بھوک اور شب بیداری سے بہت زار نزار زرد رنگ ہوگیا ہے اور اُسے جَو کی روٹی کھاتے دیکھا، جب بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئیں دیکھا حضور کے سامنے ایک برتن میں مُرغی کی ہڈیاں رکھی ہیں جسے حضور نے تناول فرمایا ہے، عرض کی اے میرے مولی! حضور تو مرغ کھائیں اور میرا بچہ جَو کی روٹی۔ یہ سُن کر حضور پُر نور نے اپنا دستِ اقدس اُن ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا:

قومی باذن اللہ تعالٰی الذی یحیی العظام ۔ جی اُٹھ اللہ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو جِلائے گا۔

یہ فرمانا تھا کہ مرغی فوراً زندہ صحیح سالم کھڑی ہو کر آواز کرنے لگی، حضور اقدس نے فرمایا، جب تیرا بیٹا ایسا ہوجائے تو جو چاہے کھائے۔[1]

اور انھیں سب ائمہ عارفین نے فرمایا کہ ایک بار حضور کی مجلسِ وعظ پر ایک چیل چلّاتی ہوئی گزری اُس کی آواز سے حاضرین کے دل مشوّش ہوئے حضور نے ہوا کو حکم دیا، اس چیل کا سر لے۔ فوراً چیل ایک طرف گری، اور اس کا سر دوسری طرف۔ پھر حضور نے کُرسیِ وعظ سے اُتر کر اس چیل کو اٹھا کر اس پر دستِ اقدس پھیرا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا فوراً وہ چیل زندہ ہو کر سب کے سامنے اُڑتی چلی گئی[2]

؎ قادرا قدرت تو داری ہرچہ خواہی آں کنی ۔ مُردہ را جانے دہی و زندہ را بے جاں کنی

(اے قادر! تُو قدرت رکھتا ہے جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، مردہ کو تو جان دیتا ہے اور زندہ کو بے جان کرتا ہے۔ ت)

امام محدث شیخ القراء شمس الملۃ والدین ابوالخیر محمد محمد محمد ابن الجزری رحمہ اللہ تعالٰی کتاب نہایۃ الدرایات

---

[1] مرآۃ الجنان سنۃ احدی وستین وخمس مائۃ ذکر نسبہ ومولدہ الخ دارالکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۶۸ تا ۲۶۹

[2] بہجۃ الاسرار فصول من کلامہ مرصعاً بشئی من عجائب احوالہ مختصراً مصطفی البابی مصر ص ۶۵

فی اسماء رجال القراءات میں فرماتے ہیں:

علی بن یوسف بن جریر بن فضل بن معضاد نورالدین ابو الحسن اللخمی الشطنوفی الشافعی الاستاذ المحقق البارع شیخ الدیار المصریة ولد بالقاھرۃ سنة اربع واربعین وستمائة وتصدر للاقراء بالجامع الازھر وتکاثر علیه الناس لاجل الفوائد والتحقیق وبلغنی انه عمل علی الشاطبیة شرحًا فلو کان ظھر لکان من اجود شروحھا وله تعالیق مفیدۃ، قال الذھبی وکان ذا غرام بالشیخ عبدالقادر الجیلی رضی اللہ تعالٰی عنه جمع اخبارہ ومناقبه فی ثلاث مجلدات، قلت وھذا الکتاب موجود بالقاھرۃ بوقف الخانقاہ الصلاحیة واخبرنی به واجازنی شیخنا الحافظ محی الدین عبدالقادر الحنفی وغیرہ توفی یوم السبت اوان الظھر ودفن یوم الاحد العشرین من ذی الحجة سنة ثلاث عشرۃ وسبعمائة رحمه اللہ تعالٰی۔[1]

یعنی علی بن یوسف بن جریر بن فضل بن معضاد نورالدین ابوالحسن لخمی شطنوفی شافعی استاذ محقق بارع یعنی ایسے جلیل فضائل والے کہ انہیں دیکھ کر آدمی حیرت میں رہ جائے۔ تمام بلادِ مصریہ کے شیخ ۶۴۴ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور جامع ازہر میں مسند درس پر جلوس فرمایا اور اُن کے فوائد و تحقیق کے باعث لوگوں کا اُن پر ہجوم ہوا اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ شاطبیہ مبارکہ پر اُن کی شرح ہے اگر یہ شرح ملتی تو اُس کی سب شرحوں سے بہترین شروح میں ہوتی۔ انکے حواشی فائدہ بخش ہیں۔ ذہبی نے کہا اُن کو سرکار غوثیت سے عشق تھا۔ حضور کے حالات و کمالات تین مجلد میں جمع کئے ہیں۔ میں شمس جزری کہتا ہوں کہ یہ کتاب قاہرہ میں خانقاہ حضرت صلاح الدین انار اللہ برہانہٗ کے وقف میں موجود ہے۔ ہمارے استاذ حافظ الحدیث محی الدین عبدالقادر حنفی وغیرہ استاذوں نے ہمیں اس کتاب کی روایات کی خبر و مضامین کی اجازت دی۔ حضرت مصنفِ کتاب ممدوح کا روزِ شنبہ وقتِ ظہر وصال ہوا اور روزِ یکشنبہ بستم ذی الحجہ ۷۱۳ھ کو دفن ہوئے رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ۔

امام عمر بن عبدالوہاب عرضی حلبی نے اپنے نسخہ میں کتاب مبارک بہجۃ الاسرار شریف پر لکھا:

قد تتبعتھا فلم اجد فیھا نقلا الاوله

یعنی بیشک میں نے اس کتاب بہجۃ الاسرار شریف کو

---

[1] نہایۃ الدرایات فی اسماء رجال القراءات

فیه متابعون وغالب ما اوردہ فیها نقله الیافعی فی اسنی المفاخر و فی نشر المحاسن و روض الریاحین[عہ] وشمس الدین الزکی الحلبی ایضا فی کتاب الاشراف واعظم شیئ نقل عنه انه احیی الموتی کاحیائه الدجاجة ولعمری ان هذہ القصه نقلها تاج الدین السبکی و نقل ایضا عن ابن الرفاعی وغیرہ وانّٰی لغبی جاهل حاسد ضیع عمرہ فی فهم ما فی السطور وقنع بذٰلك عن تزکیة النفس واقبالها علی الله سبحٰنه وتعالٰی وان یفهم مایعطی الله سبحٰنه و تعالٰی اولیاءہ من التصریف فی الدنیا و الاٰخرة ولهذا قال الجنید التصدیق بطریقتنا ولایة۔[1]

اوّل تا آخر جانچا تو اس میں کوئی روایت ایسی نہ پائی جسے اور متعدد اصحاب نے روایت نہ کیا ہو اور اسکی اکثر روایتیں امام یافعی نے اسنی المفاخر و نشر المحاسن و روض الریاحین میں نقل کیں۔ یُوں ہی شمس الدین زکی حلبی نے کتاب الاشراف میں۔ اور سب سے بڑی چیز جو بہجہ شریفہ میں نقل کی حضور کا مُردے جلانا ہے جیسے وہ مرغ زندہ فرما دیا، اور مجھے اپنی جان کی قسم یہ روایت امام تاج الدین سبکی نے بھی نقل کی، اور یہ کرامت ابن الرفاعی وغیرہ اولیاء سے بھی منقول ہوئی، اور کہاں یہ منصب کسی غبی جاہل حاسد کو جس نے اپنی عمر تحریر سطور کے سمجھنے میں کھوئی اور تزکیہ نفس و توجہ الی اللہ چھوڑ کر اسی پر بس کی کہ اُسے سمجھ سکے جو کچھ تصرفوں کی قدرت اللہ عزّوجل اپنے محبوبوں کو دُنیا و آخرت میں عطا فرماتا ہے، اسی لیے سیّدنا جنید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ہمارے طریقے کا سچ ماننا بھی ولایت ہے۔

اقول بحمداللہ تعالٰی یہ تصدیق ہے امام مصنّف قدس سرہٗ کے اُس ارشاد کی کہ خطبۂ بہجہ کریمہ میں فرمایا کہ:

لخصته کتابا مفردا مرفوع الاسانید معتمدا فیها علی الصحة دون

یعنی میں نے اُسے کتاب یکتا کرکے مہذب و منقح فرمایا اور اس کی سندیں منتہٰی تک پہنچائیں جن میں خاص اس صحت پر اعتماد کیا کہ شذوذ

عہ یرید تکملته ۱۲ منہ غفرلہ

---

[1] حاشیۃ امام عمر بن عبدالوہاب علی بہجۃ الاسرار

الشذوذ[1] سے منزہ ہو یعنی خالص صحیح ومشہور روایات لیں جن میں نہ ضعیف ہے نہ غریب شاذ۔ والحمد للہ رب العالمین۔

امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی رحمہ اللہ تعالٰی حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرہ میں فرماتے ہیں:

علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الامام الاوحد نور الدین ابو الحسن شیخ القراء بالدیار المصریۃ ولد بالقاھرۃ سنۃ اربع اربعین وستمائۃ وتصدر للاقراء بالجامع الازھر وتکاثر علیہ الطلبۃ مات فی ذی الحجۃ سنۃ ثلاث عشرۃ وسبعمائۃ[2]

علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی امام یکتا نور الدین ابو الحسن دیار مصر میں شیخ القرا، قاہرہ میں ۶۴۴ھ میں پیدا ہوئے، اور جامع ازہر میں مسندِ تدریس پر جلوس فرمایا طلبہ کا اُن پر ہجوم ہوا، ذی الحجہ ۷۱۳ھ میں انتقال فرمایا۔

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ زبدۃ الآثار میں فرماتے ہیں:

بھجۃ الاسرار من تصنیف الشیخ الامام الاجل الفقیہ العالم المقری الاوحد البارع نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف الشافعی اللخمی وبینہ وبین الشیخ واسطتان[3]

بہجۃ الاسرار تصنیف شیخ امام اجل فقیہ عالم مقری یکتا بارع نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف شافعی لخمی اُن میں اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ میں دو واسطے ہیں۔

نیز اپنے رسالہ صلاۃ الاسرار میں فرماتے ہیں:

کتاب عزیز بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار معتبر ومقرر ومشہور ومذکور ست ومصنف آں کتاب از مشاہیر مشائخ وعلمائست میان وے وحضرت شیخ رضی اللہ تعالٰی عنہ دو واسطہ است ومقدم است برامام عبداللہ یافعی

کتاب عزیز "بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار" قابلِ اعتبار، پختہ اور مشہور ومعروف ہے۔ اس کتاب کے مصنف علیہ الرحمہ مشہور علماء ومشائخ میں سے ہیں۔ آپ کے اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے درمیان دو واسطے ہیں، آپ امام عبداللہ

---

[1] بہجۃ الاسرار خطبۃ الکتاب مصطفی البابی مصر ص ۲
[2] حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرۃ
[3] زبدۃ الآثار مقدمۃ الکتاب بکسنگ کمپنی واقع جزیرہ ص ۵

رحمۃ اللہ علیہ کہ ایشاں نیز از منتسبان سلسلہ و محبان جناب غوث الاعظم اند[1]

یافعی علیہ الرحمہ پر مقدم ہیں۔ امام یافعی علیہ الرحمہ بھی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سلسلہ عالیہ سے نسبت رکھنے والوں اور آپ سے محبت رکھنے والوں میں سے ہیں (ت)

اُسی میں ہے:

ایں فقیر در مکہ معظمہ بود در خدمت شیخ اجل اکرم اعدل شیخ عبدالوہاب متقی کہ مرید امام ہمام حضرت شیخ علی متقی قدس اللہ سرہما بودند فرمودند بہجۃ الاسرار کتاب معتبر ست، ما نزدیک ایں زمان مقابلہ کردہ ایم و عادت شریف چناں بود کہ اگر کتابے مفید و نافع باشد مقابلہ می کردند و تصحیح می نمودند دریں وقت کہ فقیر رسید بمقابلہ بہجۃ الاسرار مشغول بودند[1]

یہ فقیر مکہ مکرمہ میں انتہائی جلالت، کرم اور عدل کے مالک شیخ عبدالوہاب متقی کی خدمت اقدس میں حاضر تھا جو امام ہمام حضرت شیخ علی متقی قدس اللہ سرہٗ کے مرید ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ "بہجۃ الاسرار" ہمارے نزدیک معتبر کتاب ہے جس کا ہم نے حال ہی میں مقابلہ کیا ہے۔ آپ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ اگر کوئی کتاب فائدہ مند اور نفع بخش ہوتی تو اسکا مقابلہ کرتے اور تصحیح فرماتے تھے، جس وقت یہ فقیر وہاں پہنچا تو آپ بہجۃ الاسرار کے مقابلہ میں مصروف تھے۔ (ت)

الحمدللہ ان عبارات ائمہ واکابر سے واضح ہوا کہ امام ابوالحسن علی نورالدین مصنف کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار امام اجل امام یکتا محقق بارع فقیہ شیخ القراء منجملہ مشاہیر مشائخ وعلما ہیں،[2] اور یہ کتاب مستطاب معتبر و معتمد کہ اکابر ائمہ نے اس سے استناد کیا اور کتب حدیث کی طرح اس کی اجازتیں دیں۔ کتب مناقب سرکار غوثیت میں باعتبار علو اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں موطائے امام مالک کا۔ اور کتب مناقب اولیاء میں باعتبار صحت اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں صحیح بخاری کا بلکہ صحاح میں بعض شاذ بھی ہوتی ہیں اور اس میں کوئی حدیث شاذ بھی نہیں، امام بخاری نے صرف صحت کا التزام کیا اور اس امام جلیل نے صحت و عدم شذوذ دونوں کا، اور بشہادت علامہ عمر حلبی وہ التزام تام ہوا کہ اس کی ہر حدیث

---

[1] رسالہ صلوٰۃ الاسرار

[2] ״ ״ ״

کے لئے متعدد متابع موجود ہیں والحمد للہ رب العالمین ایسے امام اجل اوحد نے ایسی کتاب جلیل معتمد میں جو احادیث صحیحہ اس باب میں روایت فرمائی ہیں یہاں عدد مبارک قادریت سے تبرک کے لئے ان سے گیارہ حدیثیں ذکر کرکے باذنہٖ تعالٰی برکاتِ دارین لیں وباللہ التوفیق۔

حدیث اوّل : قال رضی اللہ تعالٰی عنہ اخبرنا ابو محمد سالم بن علی الدمیاطی قال اخبرنا الاشیاخ الصلحاء قدوۃ العراق الشیخ ابو طاھر بن احمد الصرصری والشیخ ابو الحسن الخفاف البغدادی والشیخ ابوحفص عمر البریدی والشیخ ابو القاسم عمر الدردانی والشیخ ابو الولید زید بن سعید والشیخ ابو عمر وعثمٰن بن سلیمٰن قالوا اخبرنا (الشیخان) ابو الفرج عبد الرحیم وابو الحسن علی ابنا اخت الشیخ القدوۃ احمد الرفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ قالا کنا عند شیخنا الشیخ احمد بن الرفاعی بزاویتہ بام عبیدۃ فمد عنقہ وقال علٰی رقبتی فسألناہ عن ذٰلک فقال قد قال الشیخ عبد القادر الاٰن ببغداد قدمی ھٰذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ۔[1]

مصنف رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ ہم سے ابو محمد سالم بن علی دمیاطی نے حدیث بیان کی کہا ہم کو چھ مشائخ کرام پیشوایانِ عراق حضرت ابو طاہر صرصری وابو الحسن خفاف وابو حفص بریدی وابو القاسم عمر وابو الولید زید وابو عمر و عثمان بن سلیمان نے خبر دی ان سب نے فرمایا کہ ہم کو حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دونوں بھانجوں حضرت ابو الفرج عبد الرحیم و ابو الحسن علی نے خبر دی کہ ہم اپنے شیخ حضرت رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس اُن کی خانقاہ مبارک میں کہ ام عبیدہ میں ہے حاضر تھے حضرت رفاعی نے اپنی گردن مبارک بڑھائی اور فرمایا، علٰی رقبتی میری گردن پر۔ ہم نے اس کا سبب پوچھا، فرمایا، اسی وقت حضرت شیخ عبد القادر نے بغداد میں فرمایا ہے کہ میرا یہ پاؤں تمام اولیاء اللہ کی گردن پر۔

حدیث دوم : (قال قدس سرہ) اخبرنا الشریف الجلیل ابو عبد اللہ محمد بن الخضر بن عبد اللہ بن یحیٰی بن محمد الحسینی الموصلی قال، اخبرنا ابو الفرج عبد المحسن ویسمّٰی حسنا بن محمد بن احمد بن

مصنف قدس سرہٗ نے کہا کہ ہم سے شریف جلیل ابو عبد اللہ محمد بن خضر بن عبد اللہ بن یحیٰی بن محمد حسینی موصلی نے حدیث بیان کی کہ ہم کو شیخ ابو الفرج عبد المحسن حسن بن محمد بن احمد بن دویرہ مقری حنبلی نے خبر دی کہ شیخ ابو بکر عتیق بن ابو الفضل محمد بن عثمٰن بن

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر من حنا رأسہ من المشایخ عندما قال ذٰلک الشیخ الخ مصطفٰی البابی مصر ص ١٢

الدویرۃ المقری الحنبلی البصری قال، قال الشیخ ابوبکر عتیق بن ابی الفضل محمد بن عثمٰن بن ابی الفضل البند لجی الاصل البغدادی المولد والدار والازجی المعروف بمعتوق زرت الشیخ سیدی احمد بن ابی الحسن الرفاعی رضی اللہ عنہ بام عبیدۃ فسمعت اکابر اصحابہ و قدماء مریدیہ یقولون، کان الشیخ یوماً جالساً فی ھذا الموضع، فحنا رأسہ وقال، علی رقبتی، فسألوہ عن ذٰلک فقال، قد قال الشیخ عبد القادر الاٰن ببغداد، قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی للہ، فارخنا ذٰلک الوقت فکان کما قال فی ذٰلک الوقت بعینہ[1]۔

ابوالفضل بندلجی الاصل بغدادی المولد ازجی المعروف بہ معتوق نے کہا کہ میں نے شیخ احمد بن ابوالحسن رفاعی رضی اللہ عنہ کی ام عبیدہ میں زیارت کی تو میں نے آپ کے اکابر اصحاب اور قدیم مریدوں کو کہتے ہوئے سُنا کہ آج شیخ اس جگہ (بر آمدے کی طرف انھوں نے اشارہ کیا) تشریف فرما تھے کہ اپنا سر جُھکا دیا اور فرمایا کہ میری گردن پر۔ جب آپ سے لوگوں نے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ ابھی ابھی بغداد میں شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ہے، میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ ہم نے اس تاریخ کو محفوظ رکھا تو جیسا آپ نے کہا بعینہٖ وہ اسی وقت میں رونما ہوا تھا۔(ت)

حدیث سوم: اخبرنا الشیخ الصالح ابوحفص عمر بن ابی المعالی نصر بن محمد بن احمد القرشی الھاشمی الطفسونجی المولد والدار الشافعی قال، اخبرنا الشیخ الاصیل الصالح ابوعبد اللہ محمد بن ابی الشیخ الصالح ابی حفص عمر بن الشیخ القدوۃ ابی محمد عبد الرحمٰن الطفسونجی قال، اخبرنا ابوعمر قال، حنا ابی یوماً عنقہ بین اصحابہ بطفسونج وقال، علی رأسی، فسألناہ فقال، قد قال الشیخ عبد القادر الاٰن

ہمیں شیخ صالح ابوحفص عمر بن ابوالمعالی نصر بن محمد بن احمد قرشی ہاشمی طفسونجی شافعی نے خبر دی کہ ہم سے شیخ اصیل صالح ابوعبداللہ محمد بن ابوالشیخ صالح ابوحفص عمر بن شیخ القدوہ ابومحمد عبدالرحمٰن طفسونجی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابوعمر نے حدیث بیان کی کہ ایک دن طفسونج میں میرے والد نے اپنے مریدوں کے درمیان گردن جُھکائی اور کہا کہ میرے سر پر۔ ہمارے پوچھنے پر فرمایا کہ ابھی شیخ سید عبدالقادر علیہ الرحمۃ نے بغداد میں فرمایا ہے کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر من حنا رأسہ من المشائخ عندما قال ذٰلک الشیخ الخ مصطفٰی البابی مصر ص ۱۳

ببغداد: قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله، فأرخناه عندنا، ثم جاء الخبر من بغداد انه قال ذٰلک فی الیوم الذی أرخناه[1]

پر ہے۔ ہم نے اپنے پاس تاریخ نوٹ کرلی پھر بغداد سے خبر موصول ہوئی کہ شیخ عبدالقادر علیہ الرحمۃ نے بالکل اسی دن یہ اعلان فرمایا تھا جو تاریخ ہم نے نوٹ کر رکھی تھی۔ (ت)

حدیث چہارم: اخبرنا الفقیہ ابوعلی اسحٰق بن علی بن عبداللہ بن عبدالدائم بن صالح الہمدانی الصوفی الشافعی المحدث قال، اخبرنا الشیخ الجلیل الاصل ابومحمد عبداللطیف ابن الشیخ ابی النجیب عبدالقاھر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ السہروردی ثم البغدادی الفقیہ الشافعی الصوفی قال، حضرابی ابوالنجیب ببغداد بمجلس الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہما، فقال الشیخ عبدالقادر قدمی ھٰذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ، فطأطأ ابی رأسہ حتی کادت تبلغ الارض، وقال علی رأسی علی رأسی علی رأسی یقولہا ثلاثا[2]

ہم سے فقیہ ابوعلی اسحاق بن علی بن عبداللہ بن عبدالدائم بن صالح ہمدانی صوفی شافعی محدث نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شیخ جلیل الاصل ابومحمد عبداللطیف بن شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ سہروردی ثم بغدادی فقیہ شافعی صوفی نے حدیث بیان کی کہ میرے والد ماجد ابوالنجیب بغداد میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مجلس میں حاضر تھے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس مجلس میں فرمایا: میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ تو میرے والد نے اس حد تک سر جھکایا کہ وہ زمین کے قریب جا پہنچا اور تین بار کہا: میرے سر پر، میرے سر پر، میرے سر پر۔ (ت)

ع **نوٹ**: اعلیحضرت علیہ الرحمۃ نے تصریح فرمائی کہ یہاں ہم بہجۃ الاسرار سے گیارہ حدیثیں ذکر کرینگے مگر حدیث دوم، سوم اور چہارم تین حدیثیں اصل (فتاوی رضویہ قدیم جلد ۱۲) میں موجود نہیں ہیں بلکہ ان کی جگہ بیاض چھوڑا ہوا ہے۔ حدیث دوم کی سند کا ابتدائی حصہ اصل میں مذکور ہونے کی وجہ سے اس کی نشان دہی ہوگئی مگر حدیث سوم و چہارم کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا کہ وہ کون سی تھیں، تاہم احادیث مذکورہ کے مضمون کو دیکھتے ہوئے حدیث دوم کے متصل بعد والی دو حدیثیں ہم نے بہجۃ الاسرار سے نقل کردی ہیں جن کا مضمون کافی حد تک احادیث مذکورہ سے یگانگت رکھتا ہے۔ اس طرح گیارہ احادیث پوری ہوگئیں۔ واللہ تعالٰی اعلم بحقیقۃ الحال۔ (مترجم)

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر من حنا رأسہ من المشائخ عندما قال ذالک الشیخ الخ مصطفی البابی مصر ص ۱۳

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۱۳ و ۱۴

حدیث پنجم: اخبرنا الفقیہ الجلیل ابوغالب رزق اللہ ابن ابی عبد اللہ محمد بن یوسف الرقی قال اخبرنا الشیخ الصالح ابو اسحٰق ابراھیم الرقی قال اخبرنا منصور قال اخبرنا القدوۃ الشیخ ابوعبداللہ محمد بن ماجد الرقی ح واخبرنا عالیا ابوالفتوح نصراللہ بن یوسف بن خلیل البغدادی المحدث قال اخبرنا الشیخ ابوالعباس احمد بن اسمٰعیل بن حمزۃ الازجی قال اخبرنا الشیخان ابوالمظفر منصور بن المبارک والامام ابومحمد عبداللہ بن ابی الحسن الاصبہانی قالوا سمعنا السید الشریف الشیخ القدوۃ اباسعید القیلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ یقول لما قال الشیخ عبدالقادر قدمی ھذہٖ علٰی رقبۃ کل ولی للہ تجلی الحق عزوجل علٰی قلبہ وجاءتہ خلعۃ من رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علٰی ید طائفۃ من الملئکۃ المقربین والبسہا بمحضر من جمیع الاولیاء من تقدم منھم وما تاخر الاحیاء باجسادھم والاموات بارواحھم وکانت الملئکۃ ورجال الغیب حافین بمجلسہ واقفین فی الھواء صفوفا حتی استد الافق بھم ولم یبق ولی فی الارض الاحنا عنقہ[1]

مصنف قدس سرہٗ نے کہا کہ ہم سے فقیہ جلیل القدر رزق اللہ بن ابوعبداللہ محمد بن یوسف رقی نے حدیث بیان کی کہ ہم کو شیخ صالح ابواسحٰق ابراہیم رقی نے خبر دی کہ ہم کو منصور نے خبر دی کہ ہم کو شیخ امام ابوعبداللہ محمد بن ماجد رقی نے خبر دی۔ نیز ہمیں سند عالی سے ابوالفتح نصر اللہ بن یوسف بن خلیل بغدادی محدث نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن اسمٰعیل بن حمزہ ازجی نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابوالمظفر منصور بن مبارک و امام ابومحمد عبداللہ بن ابی الحسن اصبہانی نے خبر دی ان سب حضرات نے فرمایا کہ ہم نے سید شریف شیخ امام ابوسعید قیلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے سنا کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ اُس وقت اللہ عزوجل نے اُن کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک گروہ ملائکہ مقربین کے ہاتھ اُن کے لئے خلعت بھیجی اور تمام اولیائے اوّلین وآخرین کا مجمع ہوا جو زندہ تھے وہ بدن کے ساتھ حاضر ہوئے اور جو انتقال فرماگئے تھے اُن کی ارواح طیبہ آئیں، ان سب کے سامنے وہ خلعت حضرت غوثیت کو پہنایا گیا، ملائکہ اور رجال الغیب کا اُس وقت ہجوم تھا ہوا میں پرے باندھے کھڑے تھے، تمام اُفق اُن سے بھر گیا تھا اور رُوئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہ تھا جس نے گردن نہ جھکادی ہو۔ (ت) والحمدللہ رب العالمین ۵

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ بالکشف عن ہٰذہ الحال حین قال ذٰلک مصطفی البابی مصر ص ۸ و ۹

25

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا — اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا — اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا[1]
تاجِ فرقِ عُرفا کس کے قدم کو کہئے — سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا
گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے — کشفِ ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا[2]

حدیث ششم: (قال اعلی اللہ تعالٰی مقاماتہ) اخبرنا ابو محمد الحسن بن احمد بن محمد و خلف بن احمد بن محمد الحریمی قال اخبرنا جدی محمد بن دنف قال اخبرنا الشیخ ابو القاسم بن ابی بکر بن احمد قال سمعت الشیخ خلیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ وکان کثیرا الرؤیا لرسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقلت لہ یا رسول اللہ لقد قال الشیخ عبد القادر قدمی ھذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ، فقال صدق الشیخ عبد القادر وکیف لا وھو القطب وانا ارعاہ[3]

مصنف نے کہا (اللہ تعالٰی اس کے مرتبے بلند فرمائے) کہ ہم کو ابو محمد حسن بن احمد بن محمد اور خلف بن احمد بن محمد حریمی نے خبر دی کہ ہم کو میرے جد محمد بن دنف نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابو القاسم بن ابی بکر احمد نے خبر دی کہ میں نے شیخ خلیفہ اکبر ملکی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سنا اور وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دیدار مبارک سے بکثرت مشرف ہوا کرتے تھے فرمایا خدا کی قسم بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھا عرض کی یا رسول اللہ! شیخ عبد القادر نے فرمایا کہ میرا پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا "عبد القادر نے سچ کہا اور کیوں نہ ہو کہ وہی قطب ہیں اور میں ان کا نگہبان۔"

کلبِ بابِ عالی عرض کرتا ہے الحمدللہ! اللہ نے ہمارے آقا کو اس کہنے کا حکم دیا، کہتے وقت ان کے قلبِ مبارک پر تجلی فرمائی، نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خلعت بھیجا، تمام اولیاء اوّلین و آخرین جمع کئے گئے، سب کے مواجہہ میں پہنایا گیا۔ ملائکہ کا جمگھٹ ہوا، رجال الغیب نے سلامی دی۔ تمام جہان کے اولیاء نے گردنیں جھکا دیں۔ اب جو چاہے راضی ہو جو چاہے ناراض۔ جو راضی ہو اس کے لئے رضا، جو ناراض ہو اس کیلئے ناراضی۔ جس کا جی چلے اس سے کہو موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات

[1] حدائق بخشش وصل دوم در منقبت آقائے اکرم غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ مکتبہ رضویہ کراچی ص ۲
[2] حدائق بخشش وصل سوم در حسن مفاخرت از سرکار قادریت رضی اللہ تعالٰی عنہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی ص ۸
[3] بہجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ بالکشف عن ہیئۃ الحال حین قال ذلک مصطفٰی البابی مصر ص ۱۰

الصدور[1] ٥ مرجاؤ اپنی جلن میں بے شک اللہ دلوں کی جانتا ہے ۔ وللہ الحجۃ البالغۃ۔

حدیث ہفتم: (قال بیض اللہ تعالٰی وجہہ) اخبرنا الحسن بن نجیم الحورانی قال اخبرنا الشیخ العارف علی بن ادریس الیعقوبی قال سمعت الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ یقول الانس لھم مشائخ والملٰئکۃ لھم مشائخ وانا شیخ الکل قال وسمعتہ فی مرض موتہ یقول لِاَولادہٖ بینی وبینکم وبین الخلق کلھم بعد مابین السماء والارض لاتقیسونی باحد ولاتقیسوا علیَّ اَحَدًا۔[2]

مصنف نے کہا (اللہ تعالٰی اس کے چہرے کو روشن کرے) کہ ہم سے حسن بن نجیم حورانی نے حدیث بیان کی، کہا ہم کو ولیِ جلیل حضرت علی بن ادریس یعقوبی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خبر دی، کہا میں نے حضرت سرکار غوثیت رضی اللہ تعالٰی عنہا کو سنا کہ فرماتے تھے، آدمیوں کے لئے پیر ہیں، قوم جن کے لئے پیر ہیں، فرشتوں کے لئے پیر ہیں، اور میں سب کا پیر ہوں۔ اور میں نے حضور کو اس مرض مبارک میں جس میں وصالِ اقدس ہوا سنا کہ اپنے شاہزادگان کرام سے فرماتے تھے، مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوقاتِ زمانہ میں وہ فرق ہے جو آسمان و زمین میں۔ مجھے کسی کو نسبت نہ دو اور مجھے کسی پر قیاس کرو۔

صدقت یاسیدنا وانت واللہ الصادق المصدوق۔

اے ہمارے آقا! آپ نے سچ کہا، خدا کی قسم! آپ صادق مصدوق ہیں (ت)

حدیث ہشتم: (قال طیب اللہ تعالٰی ثراہ) اخبرنا ابوالمعالی صالح بن احمد المالکی قال اخبرنا الشیخ ابوالحسن البغدادی المعروف بالخفاف والشیخ ابو محمد عبداللطیف البغدادی المعروف بالمطرز قال ابوالحسن اخبرنا شیخنا الشیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر الحریمی سنۃ ثمانین وخمسمائۃ وقال ابومحمد

مصنف (اللہ تعالٰی اس کی قبر کو خوشبودار بنائے) نے کہا کہ ہم کو ابوالمعالی صالح بن احمد مالکی نے خبر دی کہ ہم کو دو مشائخ کرام نے خبر دی، ایک شیخ ابوالحسن بغدادی معروف بہ خفاف، دوسرے شیخ ابو محمد عبداللطیف بغدادی معروف بہ مطرز۔ اول نے کہا ہمارے پیرومرشد حضرت شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی قدس سرہٗ نے ہمارے سامنے ۵۸۰ھ میں فرمایا، اور دوم نے کہا ہم کو ہمارے

---

[1] القرآن الکریم ٣/ ١١٩

[2] بہجۃ الاسرار ذکر کلمات اخبربہا عن نفسہ الخ مصطفی البابی مصر ص ٢٢ و ٢٣

اخبرنا شیخنا عبد الغنی بن نقطۃ قال اخبرنا شیخنا ابو عمرو عثمٰن الصریفینی قالا واللہ ما اظھر اللہ تعالٰی ولا یظھر الی الوجود مثل الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔[1]

مرشد حضرت عبد الغنی بن نقطہ نے خبر دی کہ اُن کے سامنے ان کے مرشد حضرت شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی قدس سرہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ عزوجل نے اولیاء میں حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مثل نہ پیدا کیا نہ کبھی پیدا کرے۔

بقسم کہتے ہیں شاہانِ صریفین وحریم
کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا[2]

حدیث نہم: (قال رفع اللہ تعالٰی کتابہ فی علیین) اخبرنا الشیخ ابو المحاسن یوسف بن احمد البصری قال سمعت الشیخ العالم اباطالب عبد الرحمٰن بن محمد الھاشمی الواسطی قال سمعت الشیخ القدوۃ جمال الدین ابا محمد بن عبد البصری بھا یقول وقد سئل عن الخضر علیہ الصلوٰۃ والسلام أحی ھو ام میت قال اجتمعت بابی العباس الخضر علیہ الصلوٰۃ والسلام وقلت اخبرنی عن حال الشیخ عبد القادر قال ھو فرد الاحباب وقطب الاولیاء فی ھذا الوقت وما و اللہ تعالٰی ولیا الی مقام الا وکان الشیخ عبد القادر اعلاہ ولا سقی اللہ حبیبًا کأسًا من حبہ الا وکان للشیخ عبد القادر

مصنف (اللہ تعالٰی اس کے نامۂ اعمال کو علیین میں بلند کرے) نے کہا کہ ہم کو شیخ ابو المحاسن یوسف بن احمد بصری نے خبر دی کہ میں نے شیخ ابو طالب عبد الرحمٰن بن محمد ہاشمی واسطی سے سُنا کہتے تھے میں نے شیخ امام جمال الملۃ والدین حضرت ابو محمد بن عبد بصری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بصرہ میں سنا، اُن سے سوال ہُوا تھا کہ حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں یا انتقال ہوا؟ فرمایا: میں حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملا اور عرض کی: مجھے حضرت شیخ عبد القادر کے حال سے خبر دیجئے۔ حضرت خضر نے فرمایا: وہ آج تمام محبوبوں میں یکتا اور تمام اولیائے کے قطب ہیں اللہ تعالٰی نے کسی ولی کو کسی مقام تک نہ پہنچایا جس سے اعلٰی مقام شیخ عبد القادر کو نہ دیا ہو نہ کسی حبیب کو اپنا جامِ محبت پلایا جس سے خوشگوار تر شیخ عبد القادر

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشیئ من عجائب احوالہ مختصرًا مصطفی البابی مصر ص ۲۵

[2] حدائق بخشش فصل سوم در حسن مفاخرت از سرکار قادریت رضی اللہ عنہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی ص ۶

اهناه، ولا وهب الله لمقرب حالا الا وكان الشيخ عبد القادر اجله، وقد اودعه الله تعالیٰ سرا من اسرارہ سبق به جمهور الاولیاء وما اتخذ الله ولیا کان او یکون الا وهو متأدب معه الیٰ یوم القیٰمة۔[1]

لے نہ پایا ہو، نہ کسی مقرب کو کوئی حال بخشا کہ شیخ عبد القادر اس سے بزرگ تر نہ ہوں۔ اللہ نے ان میں اپنا وہ راز ودیعت رکھا ہے جس سے وہ جمہور اولیاء پر سبقت لے گئے، اللہ نے جتنوں کو ولایت دی اور جتنوں کو قیامت تک دے سب شیخ عبد القادر کے حضور ادب کئے ہوئے ہیں۔

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا[2]

حدیث دہم: قال رفع اللہ تعالیٰ درجاته فی الفردوس اخبرنا الشریف ابو عبد اللہ محمد بن الخضر الحسینی الموصلی قال سمعت ابی یقول کنت یوما جالسا بین یدی سیدی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنه فخطر فی قلبی زیارۃ الشیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنه فقال لی الشیخ احمد؟ قلت نعم فاطرق یسیرا، ثم قال لی یا خضر ھا الشیخ احمد فاذا انا بجانبه فرأیت شیخا مھابا فقمت الیه وسلمت علیه، فقال لی یا خضر ومن یری مثل الشیخ عبد القادر سید الاولیاء یتمنی رؤیة مثلی وھل انا الا من رعیته ثم غاب وبعد وفاۃ الشیخ انحدرت

مصنف نے کہا (اللہ تعالیٰ جنت فردوس میں اسکے درجے بلند فرمائے) کہ ہم کو سید حسینی ابو عبد اللہ محمد بن خضر موصلی نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے سُنا کہ ایک روز میں حضرت سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر تھا میرے دل میں خطرہ آیا کہ شیخ احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کروں، حضور نے فرمایا، کیا شیخ احمد کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی، ہاں۔ حضور نے تھوڑی دیر سر مبارک جھکایا پھر مجھ سے فرمایا، اے خضر! لو یہ ہیں شیخ احمد۔ اب جو میں دیکھوں تو اپنے آپ کو حضرت احمد رفاعی کے پہلو میں پایا اور میں نے اُن کو دیکھا کہ رُعب دار شخص ہیں میں کھڑا ہوا اور اُنھیں سلام کیا۔ اس پر حضرت رفاعی نے مجھ سے فرمایا، اے خضر! وہ جو شیخ عبد القادر

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ ابو محمد القاسم بن عبد البصری مصطفی البابی مصر ص ۱۴۲

[2] حدائق بخشش وصل سوم در حسن مفاخرت سرکار قادریت رضی اللہ عنہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی ص ۶

من بغداد الی ام عبیدۃ لازورہ فلما قدمت علیہ اذا ھو الشیخ الذی رأیتہ فی جانب الشیخ عبد القادر رضی اللہ تعالٰی عنہ فی ذٰلك الوقت لم تجد رؤیتہ عندی زیادۃ معرفۃ بہ فقال لی یا خضر الم تکفك الاولٰی[1]

کو دیکھے جو تمام اولیاء کے سردار ہیں وہ میرے دیکھنے کی تمنا میں تو وہ ضخص کی رعیت میں سے ہوں۔ یہ فرما کر میری نظر سے غائب ہوگئے۔ پھر حضور سرکار غوثیت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے وصال اقدس کے بعد بغداد شریف سے حضرت سیدی احمد رفاعی کی زیارت کو ام عبیدہ گیا انھیں دیکھا تو وہی شیخ تھے جن کو میں نے اُس دن حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پہلو میں دیکھا تھا۔ اس وقت کے دیکھنے نے کوئی اور زیادہ اُن کی شناخت مجھے نہ دی۔ حضرت رفاعی نے فرمایا: اے خضر! کیا پہلی تمھیں کافی نہ تھی!

حدیث یازدہم: (قال جمعنا اللہ تعالٰی وایاہ یوم الحشر تحت لواء الحضرۃ الغوثیۃ) اخبرنا ابو القاسم محمد بن عُبادۃ الانصاری الحلبی قال سمعت الشیخ العارف ابا اسحٰق ابراھیم بن محمود البعلبکی المقری قال سمعت شیخنا الامام اباعبد اللہ محمد البطائحی قال انحدرت فی حیاۃ سیدی الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالٰی عنہ الی ام عبیدۃ واقمت برواق الشیخ احمد رضی اللہ تعالٰی عنہ ایاما فقال لی الشیخ احمد یوما اذکرلی شیئا من مناقب الشیخ عبد القادر وصفاتہ فذکرت لہ شیئا منہا فجاء رجل فی اثناء حدیثی فقال لی مہ لاتذکر عندنا مناقب غیر مناقب ھذا واشار الی الشیخ احمد فنظر

مصنف نے کہا (اللہ تعالٰی ہمیں اور اسے یوم محشر کو غوث اعظم کے جھنڈے کے نیچے جمع فرمائے) کہ ہم کو ابو القاسم محمد بن عُبادہ انصاری حلبی نے خبر دی کہ میں نے شیخ عارف باللہ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمود بعلبکی مقری کو فرماتے سنا، کہا میں نے اپنے مرشد امام ابو عبد اللہ بطائحی کو سُنا کہ فرماتے تھے: میں حضور سرکار غوثیت رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانے میں ام عبیدہ گیا اور حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خانقاہ میں چند روز مقیم رہا ایک روز حضرت رفاعی نے مجھ سے فرمایا ہمیں حضرت شیخ عبد القادر کے کچھ مناقب و اوصاف سناؤ، میں نے کچھ مناقب شریفہ ان کے سامنے بیان کئے میرے اثنائے بیان میں ایک شخص آیا اور اُس نے مجھ سے کہا کیا ہے اور حضرت سید رفاعی کی طرف اشارہ کرکے کہا ہمارے سامنے اُن کے سوا کسی کے

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر احمد بن ابی الحسن الرفاعی مصطفی البابی مصر ص ۲۳۷، ۲۳۸

الیه الشیخ احمد مغضباً فرفع الرجل من بین یدیه میتاً ثم قال ومن یستطیع وصف مناقب الشیخ عبدالقادر ومن یبلغ مبلغ الشیخ عبدالقادر ذلك رجل بحر الشرعة عن یمینه وبحر الحقیقة عن یساره من ایهما شاء اغترف الشیخ عبدالقادر لاثانی له فی عصرنا هذا، قال وسمعته یوما یوصی اولاد اخته واکابر اصحابه وقد جاء رجل یودعه مسافراً الی بغداد قال له اذا دخلت الی بغداد فلا تقدم علی زیارة الشیخ عبدالقادر شیئا ان کان حیا ولا علی زیارة قبره ان کان میتاً فقد اخذ له العهد ایما رجل من اصحاب الاحوال دخل بغداد ولم یزره سلب حاله ولو قبیل الموت، ثم قال والشیخ محی الدین عبدالقادر حسرة علی من لم یره[1] رضی الله عنه۔

مناقب نہ ذکر کرو، یہ سنتے ہی حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُس شخص کو ایک غضب کی نگاہ سے دیکھا کہ فوراً اس کا دم نکل گیا لوگ اس کی لاش اٹھا کر لے گئے، پھر حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا شیخ عبدالقادر کے مناقب کون بیان کرسکتا ہے، شیخ عبدالقادر کے مرتبہ کو کون پہنچ سکتا ہے، شریعت کا دریا اُن کے دہنے ہاتھ پر ہے اور حقیقت کا دریا اُن کے بائیں ہاتھ پر، جس میں سے چاہیں پانی پی لیں، ہمارے اس وقت میں شیخ عبدالقادر کا کوئی ثانی نہیں۔ امام ابوعبداللہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے حضرت رفاعی کو سنا کہ اپنے بھانجوں اور اکابر مریدین کو وصیت فرماتے تھے ایک شخص بغداد مقدس کے ارادے سے اُن سے رخصت ہونے آیا تھا فرمایا جب بغداد پہنچو تو حضرت شیخ عبدالقادر اگر دنیا میں تشریف فرما ہوں تو اُن کی زیارت اور پردہ فرماجائیں تو اُن کے مزار مبارک کی زیارت سے پہلے کوئی کام نہ کرنا کہ اللہ عزوجل نے اُن سے عہد فرمارکھا ہے کہ جو کوئی صاحبِ حال بغداد آئے اور اُن کی زیارت کو نہ حاضر ہو اُس کا حال سلب ہوجائے اگرچہ اُس کے مرتے وقت۔ پھر حضرت رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا شیخ عبدالقادر حسرت ہیں اس پر جسے اُن کا دیدار نہ ملا۔

---

[1] بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ احمد ابی الحسن الرفاعی مصطفی البابی مصر ص ۲۳۸

یہ کمینہ بندہ بادگاہ عرض کرتا ہے :

اے حسرت آنانکہ ندیدند جمالت   محروم مدار ایں سگ خود را ز نوالت[1]

(جنھوں نے آپ کا جمال نہ دیکھا ان پر حسرت ہے، اپنے اس کتے کو اپنی عطا سے محروم نہ رکھیں۔ ت)

بحرمة جدك الکریم علیہ ثم علیك الصلٰوۃ والتسلیم (اپنے کریم نانا کے صدقے میں۔ ان پر پھر آپ پر درود و سلام ہو۔ ت)

مسلمان ان احادیث صحیحہ جلیلہ کو دیکھے اور اُس شخص کے مثل اپنا حال ہونے سے ڈرے جس کا خاتمہ حضرت غوثیت کی شان میں گستاخی اور حضرت سید رفاعی کے غضب پر ہوا، والعیاذ باللہ رب العالمین۔ اے شخص! ظاہر شریعت میں حضرت سرکار غوثیت کی محبت بایں معنی رکنِ ایمان نہیں کہ جو اُن سے محبت نہ رکھے شرع اُسے فی الحال کافر کہے یہ تو صرف انبیاء علیہم الصلٰوۃ والثناء کے لئے ہے مگر واللہ کہ اُن کے مخالف سے اللہ عزوجل نے لڑائی کا اعلان فرمایا ہے خصوص کا انکار نصوص کے انکار کی طرف لیجاتا ہے' عبدالقادر کا انکار قادر مطلق عزجلالہ کے انکار کی طرف کیوں نہ لے جائے گا ؎

بازِ اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی   دیکھ اُڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا
شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے   کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا[2]

والعیاذ باللہ القادر رب الشیخ عبدالقادر، وصلی اللہ تعالٰی وبارك وسلم علی جد الشیخ عبدالقادر ثم علی الشیخ عبدالقادر اٰمین!

(شیخ عبدالقادر کے قدرت والے معبود کی پناہ، شیخ عبدالقادر کے نانا جان پھر خود شیخ عبدالقادر پر اللہ تعالٰی درود، برکت اور سلام نازل فرمائے، آمین!)

تذئیل : اخیر میں ہم دو جلیل القدر اجلۂ المشاہیر علماء کبار مکۂ معظمہ کے کلمات ذکر کریں جن کی وفات کو تین تین سو برس سے زائد ہوئے **اوّل** امام اجل ابن حجر مکی شافعی رحمہ اللہ تعالٰی، **دوم** علامہ علی قاری مکی حنفی صاحبِ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ وغیرہا کتبِ جلیلہ۔ دو غرض سے :

ایک یہ کہ اگر دو مطرودوں، مخذولوں، گمناموں، مجہولوں واسطی و قرمانی کی طرح کسی کے دل میں

---

[1]

[2] حدائق بخشش وصل چہارم در مناقب امداد واستعانت از آقا رضی اللہ عنہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی ص ۹

کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف سے آگ ہو تو ان سے لاگ کی تو کوئی وجہ نہیں یہ بالاتفاق اجلہ اکابر علماء ہیں۔

دوسرے یہ کہ دونوں صاحب اکابر مکہ معظمہ سے ہیں، تو اُس افتراء کا جواب ہوگا جو مخالف نے اہلِ عرب پر کیا حالانکہ غالباً تاریخ الحرمین وغیرہ میں ہے اور حاضری حرمین طیبین سے مشرف ہونے والا جانتا ہے کہ اہلِ حرمین طیبین بعد حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اُٹھتے بیٹھتے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ذکر کرتے ہیں اور حضور کے برابر کسی کا نام نہیں لیتے۔ ان حضرات کی بھی گیارہ ۱۱ ہی عبارات نقل کریں۔

(۱) علامہ علی قاری حنفی مکی متوفی ۱۰۱۴ھ کتاب نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبد القادر میں فرماتے ہیں:

لقد بلغنی عن بعض الاکابر ان الامام الحسن ابن سیدنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہما لما ترک الخلافۃ لما فیہا من الفتنۃ والآفۃ عوضہ اللہ سبحٰنہ وتعالٰی القطبیۃ الکبرٰی فیہ وفی نسلہ وکان رضی اللہ تعالٰی عنہ القطب الاکبر وسیدنا السید الشیخ عبد القادر ھو القطب الاوسط والمھدی خاتمۃ الاقطاب[1]

بیشک مجھے اکابر سے پہنچا کہ سیدنا امام حسن مجتبٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب بخیالِ فتنہ و بلا یہ خلافت ترک فرمائی اللہ عزوجل نے اس کے بدلے اُن میں اور انکی اولاد امجاد میں غوثیتِ عظمٰی کا مرتبہ رکھا۔ پہلے قطب اکبر خود حضور سیدنا امام حسن ہوئے اور اوسط میں صرف حضور سیدنا سید عبد القادر اور آخر میں حضرت امام مہدی ہوں گے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

اس عبارت میں لفظ حصر ملحوظ رہے۔

(۲) اُسی میں ہے:

من مشائخہ حماد الدباس رضی اللہ تعالٰی عنہ روی ان یوما کان سیدنا عبد القادر عندہ فی رباطہ ولما غاب من حضرتہ قال ان ھذا الاعجمی الشریف قدما یکون علی رقاب اولیاء اللہ یصیرما مورا من عند مولاہ

حضرت حماد دباس حضور سیدنا غوث اعظم کے مشائخ سے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین ایک روز انھوں نے سرکار غوثیت کی غیبت میں فرمایا، ان جوان سید کا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا انھیں اللہ عزوجل حکم دے گا کہ فرمائیں میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ

[1] نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبد القادر (قلمی) ص ۶

بان یقول قدمی ھٰذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ ویتواضع لہ جمیع اولیاء اللہ فی زمانہ ویعظمونہ لظھور شانہ[1]

کی گردن پر، اور ان کے زمانے میں جمیع اولیاء اللہ انکے لئے سر جھکائیں گے، اور ان کے ظہور مرتبہ کے سبب ان کی تعظیم بجالائیں گے۔

مامور من اللہ ہونا ملحوظ رہے اور جمیع اولیاء زمانہ میں بے شک حضرت سیدی رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی داخل۔

(۳) اُسی میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا "قدمی ھٰذہ علٰی رقبۃ کل ولی اللہ[2]" فرمانا اور اولیاء حاضرین وغائبین کا گردنیں جھکانا اور قدم مبارک اپنی گردنوں پر لینا اور ایک شخص کا انکار کرنا اور اس کی ولایت سلب ہوجانا بیان کرکے فرماتے ہیں:

وھٰذا تنبیہ بینۃ علٰی انہ قطب الاقطاب والغوث الاعظم[3]۔

یہ روشن دلیل قاطع ہے اس پر کہ حضور تمام قطبوں کے قطب اور غوث اعظم ہیں۔

(۴) اُسی میں ہے:

ومن کلامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ تحدثا بنعم اللہ تعالٰی علیہ بینی وبینکم وبین الخلق کلھم بعد ما بین السماء والارض فلا تقیسونی باحد ولا تقیسوا علیّ احدا یعنی فلا یقاس الملوک بغیرھم وھٰذا کلہ من فتوح الغیب المبرء من کل عیب۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اللہ عزوجل کی اپنے اوپر نعمتیں ظاہر فرمانے کو جو کلام ارشاد فرمائے اُن میں سے یہ ہے کہ فرمایا مجھ میں اور تمام مخلوقات زمانہ میں وہ فرق ہے جو آسمان وزمین میں، مجھے کسی سے نسبت نہ دو اور مجھ پر کسی کو قیاس کرو۔ اس پر علامہ علی قاری فرماتے ہیں اس لئے کہ سلاطین کا رعیت پر قیاس نہیں ہوتا اور یہ سب غیب کے فتوحات سے ہے جو ہر عیب سے پاک وصاف ہے۔

---

[1] نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبدالقادر (قلمی) ص ۸
[2] " " " " " " " " " " " ص ۹
[3] " " " " " " " " " " " ص ۱۰

(۵) اُسی میں ہے:

وعن عبد اللہ بن علی بن عصرون التمیمی الشافعی قال دخلت وانا شاب الی بغداد فی طلب العلم وکان ابن السقا یومئذ رفیقی فی الاشتغال بالنظامیة وکنا نتعبد ونزور الصالحین وکان رجل ببغداد یقال له الغوث وکان یقال عنه انه یظهر اذا شاء ویخفی اذا شاء فقصدت انا وابن السقا والشیخ عبد القادر الجیلانی وهو شاب یومئذ الی زیارته فقال ابن السقا ونحن فی الطریق الیوم اسأله عن مسئلة لا یدری لها جوابا فقلت وانا اسئله عن مسئلة فانظر ماذا یقول فیها وقال سیدی الشیخ عبد القادر قدس سره الباهر معاذ اللہ ان اسأله شیئا وانا بین یدیه اذا انظر برکات رؤیته، فلما دخلنا علیه لم نره فی مکانه فمکثنا ساعة فاذا هو جالس فنظر الی ابن السقا مغضبا وقال له ویلک یا ابن السقا تسألنی عن مسئلة لم ادر لها جوابا، هی کذا وجوابها کذا، انی لاری نار الکفر تلهب فیک ۔ ثم نظر الی وقال

امام عبد اللہ بن علی بن عصرون تمیمی شافعی سے روایت ہے میں جوانی میں طلبِ علم کے لئے بغداد گیا اس زمانے میں ابن السقا مدرسہ نظامیہ میں میرے ساتھ پڑھا کرتا تھا، ہم عبادت اور صالحین کی زیارت کرتے تھے، بغداد میں ایک صاحب کو غوث کہتے' اور ان کی یہ کرامت مشہور تھی کہ جب چاہیں ظاہر ہوں جب چاہیں نظروں سے چھپ جائیں، ایک دن میں اور ابن السقا اور اپنی نوعمری کی حالت میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اُن غوث کی زیارت کو گئے، راستے میں ابن السقا نے کہا آج اُن سے وہ مسئلہ پوچھوں گا جس کا جواب اُنھیں نہ آئے گا۔ میں نے کہا میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا دیکھوں کیا جواب دیتے ہیں۔ حضرت شیخ عبد القادر قدس سرہ الاعلیٰ نے فرمایا معاذ اللہ کہ میں اُن کے سامنے ان سے کچھ پوچھوں میں تو اُن کے دیدار کی برکتوں کا نظارہ کروں گا۔ جب ہم اُن غوث کے یہاں حاضر ہوئے اُن کو اپنی جگہ نہ دیکھا تھوڑی دیر میں دیکھا تشریف فرما ہیں ابن السقا کی طرف نگاہِ غضب کی اور فرمایا: تیری خرابی اے ابن السقا! تو مجھ سے وہ مسئلہ پوچھے گا جس کا مجھے جواب نہ آئے تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ، بے شک میں کفر کی آگ تجھ میں بھڑکتی دیکھ رہا ہوں۔ پھر میری طرف نظر کی اور فرمایا:

؎ نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سید الشریف عبد القادر (قلمی نسخہ) ص ۴۰

يا عبد الله تسألني عن مسألة لتنظر ما اقول فيها هي كذا وجوابها كذا لتخرن عليك الدنيا الى شحمتي اذنيك باساءة ادبك ۔ ثم نظر الى سيدي عبد القادر وادناه منه واكرمه و قال له يا عبد القادر لقد ارضيت الله ورسوله بادبك كاني اراك ببغداد وقد صعدت على الكرسي متكلما على الملأ وقلت قدمي هذه على رقبة كل ولي لله، وكاني ارى الاولياء في وقتك وقد حنوا رقابهم اجلالا لك ثم غاب عنا لوقته فلم نره بعد ذلك قال واما سيدي الشيخ عبد القادر فانه ظهرت امارة قربه من الله عز وجل واجتمع عليه الخاص والعام وقال قدمي هذه على رقبة كل ولي الله واقرت الاولياء بفضله في وقته و اما ابن السقا فرأى بنتا للملك حسينة ففتن بها وسأل ان يزوجها به فابى الا ان يتنصر فاجابه الى ذلك ۔ والعياذ بالله تعالى ۔ واما انا فجئت الى دمشق واحضرني السلطان نور الدين الشهيد وولاني على الاوقاف فوليتها واقبلت على الدنيا اقبالا كثيرا قد صدق

اے عبد اللہ! تم مجھ سے مسئلہ پوچھو گے کہ میں کیا جواب دیتا ہوں تمہارا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ، ضرور تم پر دُنیا اتنا گوبر کرے گی کہ کان کی لَو تک اُس میں غرق ہو گے، بدلہ تمہاری بے ادبی کا ۔ پھر حضرت شیخ عبد القادر کی طرف نظر کی اور حضور کو اپنے نزدیک کیا اور حضور کا اعزاز کیا اور فرمایا: اے عبد القادر! بے شک آپ نے اپنے حسنِ ادب سے اللہ و رسول کو راضی کیا گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجمع بغداد میں کرسیِ وعظ پر تشریف لے گئے اور فرما رہے ہیں کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر، اور تمام اولیائے وقت نے آپ کی تعظیم کیلئے گردنیں جھکائی ہیں ۔ وہ غوث یہ فرما کر ہماری نگاہوں سے غائب ہوگئے پھر ہم نے انھیں نہ دیکھا ۔ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالٰی عنہ پر تو نشانِ قُرب ظاہر ہوئے کہ وہ اللہ عزوجل کے قرب میں ہیں خاص و عام اُن پر جمع ہوئے اور انھوں نے فرمایا: میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر ۔ اور اولیاءِ وقت نے اس کا اُن کے لئے اقرار کیا، اور ابن السقا ایک نصرانی بادشاہ کی خوبصورت بیٹی پر عاشق ہوا اس سے نکاح کی درخواست کی اس نے نہ مانا مگر یہ کہ نصرانی ہو جائے، اس نے یہ نصرانی ہونا قبول کر لیا، والعیاذ باللہ تعالٰی ۔ رہا میں، میرا دمشق جانا ہوا وہاں سلطان نور الدین شہید نے مجھے افسرِ اوقاف کیا اور دنیا بکثرت میری طرف آئی ۔ غوث کا ارشاد ہم سب کے بارے میں

کلام الغوث فینا کلنا۔ جو کچھ تھا صادق آیا۔[۱]

اولیاءِ وقت میں حضرت رفاعی بھی ہیں۔ یہ مبارک روایت بہجۃ الاسرار شریف میں دو سندوں سے ہے، اور ایک یہی کیا۔ علامہ علی قاری نے اس کتاب میں چالیس (۴۰) روایات اور بہت کلمات کہ ذکر کئے سب بہجۃ الاسرار شریف سے ماخوذ ہیں یونہی اکابر ہمیشہ اس کتاب مبارک کی احادیث سے استناد کرتے آئے مگر محروم محروم ہے۔

(۶) اُسی میں ہے:

قال رضی اللہ تعالٰی عنہ وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء یعرضون علی و ان بؤبؤ عینی فی اللوح المحفوظ انا حجۃ اللہ علیکم جمیعکم انا نائب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ووارثہ فی الارض ویقول الانس لھم مشائخ والجن لھم مشائخ والملٰئکۃ لھم مشائخ وانا شیخ الکل، رضی اللہ تعالٰی عنہ، ونفعنا بہ۔[۲]

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا "مجھے عزتِ پروردگار کی قسم! بے شک سعید وشقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، بیشک میری آنکھ کی پتلی لوحِ محفوظ میں ہے، میں تم سب پر اللہ کی حجت ہوں، میں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا نائب اور تمام زمین میں اُن کا وارث ہوں۔ اور فرمایا کرتے، آدمیوں کے پیر ہیں، قومِ جن کے پیر ہیں، فرشتوں کے پیر ہیں اور میں ان سب کا پیر ہوں"۔ علی قاری اسے نقل کرکے عرض کرتے ہیں، اللہ عزوجل کی رضوان حضور پر ہو اور حضور کے برکات سے ہم کو نفع دے۔

(۷) اُسی میں ہے:

روی عن السید الکبیر القطب الشھیر سیدی احمد الرفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ انہ قال الشیخ عبد القادر بحر الشریعۃ عن یمینہ و بحر الحقیقۃ عن یسارہٖ من ایھما شاء اغترف السید

سید کبیر قطب شہیر سیدی احمد الرفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ اُنھوں نے فرمایا، شیخ عبد القادر وہ ہیں کہ شریعت کا سمندر اُن کے دہنے ہاتھ ہے اور حقیقت کا سمندر اُن کے بائیں ہاتھ، جس میں سے چاہیں پانی پی لیں۔ اس ہمارے

---

[۱] بہجۃ الاسرار ذکر اخبار المشایخ عنہ بذلک مصطفٰے البابی مصر ص ۶

[۲] نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سیدالشریف عبد القادر (قلمی نسخہ) ص ۳۲

عبدالقادر لاثانی لہ فی عصرنا ھذا رضی اللہ تعالیٰ عنہ[1]

وقت میں سیّد عبدالقادر کا کوئی ثانی نہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۸) امام ابن حجر مکی شافعی متوفی ۹۷۴ھ اپنے فتاوٰی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

انھم قد یؤمرون تعریفا لجاھل او شکرا وتحدثا بنعمۃ اللہ تعالیٰ کما وقع للشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ بینما ھو بمجلس وعظہ واذا ھو یقول قدمی ھٰذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی للہ تعالیٰ فاجابہ فی تلک الساعۃ اولیاء الدنیا قال جماعۃ بل واولیاء الجن جمیعھم وطأطؤا رءوسھم وخضعوا لہ واعترفوا بما قالہ الا رجل باصبھان فابی فسلب حالہ[2]

کبھی اولیاء کو کلمات بلند کہنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ جو اُن کے مقاماتِ عالیہ سے ناواقف ہے اسے اطلاع ہو یا شکرِ الٰہی اور اس کی نعمت کا اظہار کرنے کے لئے جیسا کہ حضور سیدنا الغوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے لئے ہوا کہ انھوں نے اپنی مجلسِ وعظ میں دفعۃً فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر، فوراً تمام دُنیا کے اولیاء نے قبول کیا (اور ایک جماعت کی روایت ہے کہ جملہ اولیاء جن نے بھی) اور سب نے اپنے سر جُھکا دئے اور سرکار غوثیت کے حضور جُھک گئے اور اُن کے اس ارشاد کا اقرار کیا مگر اصفہان میں ایک شخص منکر ہوا فوراً اُس کا حال سلب ہوگیا۔

(۹) پھر فرمایا:

وممن طأطأ رأسہ ابوالنجیب السھروردی وقال علیٰ رأسی علیٰ رأسی واحمد الرفاعی قال علیٰ رقبتی وحمید منھم وسئل فقال الشیخ عبدالقادر یقول کذا وکذا او ابو مدین فی المغرب وانا منھم اللھم انی اشھدک واشھد ملٰئکتک

حضور کے ارشاد پر جنھوں نے اپنے سر جھکائے اُن میں سے (سلسلۂ عالیہ سہروردیہ کے پیرانِ پیر) حضرت سیّدی عبدالقاہر ابوالنجیب سہروردی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں انھوں نے اپنا سرِ مبارک جُھکا دیا اور کہا (گردن کیسی) میرے سر پر میرے سر پر۔ اور اُن میں سے حضرت سیّدی احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں انھوں نے کہا میری گردن پر، اور کہا

---

[1] نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سید الشریف عبدالقادر (قلمی نسخہ) ص ۳۴

[2] الفتاوی الحدیثیہ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذہ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۴

انی سمعت و اطعت، وکذا الشیخ عبدالرحیم القناوی مد عنقه وقال صدق الصادق المصدوق[1]۔

یہ چھوٹا سا احمد بھی انھیں میں ہے جن کی گردن پر حضور کا پاؤں ہے، اس کہنے اور گردن جھکانے کا سبب پُوچھا گیا تو فرمایا کہ اس وقت حضرت شیخ عبدالقادر نے بغداد مقدس میں ارشاد فرمایا ہے کہ "میرا یہ پاؤں ہر ولی کی گردن پر"۔ لہذا میں نے بھی سر جھکایا اور عرض کی کہ یہ چھوٹا سا احمد بھی اُنھیں میں ہے، اور انھیں میں سے حضرت سیدی ابومدین شعیب مغربی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں اُنھوں نے سرِ مبارک جھکایا اور کہا میں بھی اُنھیں میں ہوں الٰہی میں تجھے اور تیرے فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے قدمی کا ارشاد سُنا اور حکم مانا۔ اسی طرح حضرت سیدی شیخ عبدالرحیم قناوی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی گردن مبارک بچھائی اور کہا سچ فرمایا سچے مانے ہوئے سچے نے، رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

(١٠) پھر فرمایا:

ذکر کثیرون من العارفین الذین ذکرناهم وغیرهم انه لم یقل الا بامر اعلاما بقطبیته فلم یسع احدًا التخلف بل جاء باسانید متعددة عن کثیرین انهم اخبروا قبل مولده بنحو مائة سنة انه سیولد بارض العجم مولود له مظهر عظیم یقول ذلك فتندرج الاولیاء فی وقته تحت قدمه[2]۔

اولیاء کرام کہ ہم نے ذکر کیے یعنی حضرت نجیب الدین سہروردی و حضرت سید احمد رفاعی و حضرت شعیب مغربی و حضرت عبدالرحیم قناوی رضی اللہ تعالٰی عنہم انھوں نے اور اُن کے سوا اور بہت عارفین کرام نے تصریح فرمائی کہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی طرف سے ایسا نہ فرمایا بلکہ اللہ عزوجل نے اُن کی قطبیت کبرٰی ظاہر فرمانے کے لیے انھیں اس فرمانے کا حکم دیا و لہذا کسی ولی کو گنجائش نہ ہُوئی کہ گردن نہ بچھاتا اور قدم مبارک اپنی گردن پر نہ لیتا بلکہ متعدد سندوں سے بہت اولیاءِ کرام متقدمین سے مروی ہُوا کہ انھوں نے سرکار غوثیت کی ولادتِ مبارکہ سے تقریبًا سو برس پہلے خبر دی تھی کہ عنقریب عجم میں ایک صاحب عظیم مظہر والے پیدا ہونگے اور یہ فرمائیں گے کہ "میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر" اس فرمانے پر اُس وقت کے تمام اولیاء ان کے قدم کے نیچے سر رکھیں گے اور اُس

---

[1] الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذا علی رقبۃ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۴

[2] " " " " " " " " " " " " " "

قدم کے سایہ میں داخل ہوں گے ـــــ اللھم لک الحمد صل علی محمد وابنہ وذریتہ

(۱۱) پھر فرمایا:

وحکی امام الشافعیۃ فی زمنہ ابو سعید عبداللہ بن ابی عصرون قال دخلت بغداد فی طلب العلم فوافقت ابن السقا ورافقتہ فی طلب العلم بالنظامیۃ وکنا نزور الصالحین وکان ببغداد رجل یقال لہ الغوث[1] الی اٰخر الحدیث المذکور

"امام ابوسعید عبداللہ بن ابی عصرون نے کہ اپنے زمانہ میں شافعیہ کے امام تھے ذکر فرمایا کہ میں بغدادِ مقدس میں طلبِ علم کے لئے گیا ابن السقا اور میں مدرسہ نظامیہ میں شریکِ درس تھے اور اُس وقت بغداد میں ایک شخص کو غوث کہتے تھے (وہی پوری حدیث کہ نمبر ۵ میں گزری، ان غوث کا ہمارے حضور رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بشارت دینا کہ آپ برسرِ منبر مجمع میں فرمائیں گے "میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر" اور تمام اولیائے عصر آپ کے قدمِ پاک کی تعظیم کے لئے اپنی گردنیں خم کریں گے، اور پھر ایسا ہی واقع ہونا، حضور کا یہ ارشاد فرمانا اور تمام اولیائے عالم کا اقرار کرنا کہ بے شک حضور کا قدم ہم سب کی گردن پر ہے)

آخر میں ابن حجر نے فرمایا:

وھذہ الحکایۃ التی کادت ان تتواتر فی المعنی لکثرۃ ناقلیھا وعدالتھم[2]

یعنی یہ حکایت قریب تواتر ہے کہ اس کے ناقلین بکثرت ثقہ عادل ہیں۔

فتاوٰی حدیثیہ نے ابن السقا کی بدانجامی میں یہ اور زائد کیا کہ جب وہ بدبخت کہ بہت بڑا عالم جید اور علومِ شرعیہ میں اپنے اکثر اہلِ زمانہ پر فائق اور حافظِ قرآن اور علمِ مناظرہ میں کمال سربرآوردہ تھا جس سے جس علم میں مناظرہ کرتا اُسے بند کردیتا، ایسا شخص جب شانِ غوث میں گستاخی کی شامت سے معاذ اللہ معاذ اللہ نصرانی ہوگیا بادشاہ نصارٰی نے اُسے بیٹی تو دے دی مگر جب بیمار پڑا اُسے بازار میں پھنکوا دیا بھیک مانگتا اور کوئی نہ دیتا، ایک شخص کہ اُسے پہچانتا تھا گزرا اُس سے پُوچھا تُو تو حافظ تھا اب بھی قرآن کریم میں سے کچھ یاد ہے۔ کہا سب محو ہوگیا صرف ایک آیت یاد رہ گئی ہے:

ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین[3]

کتنی تمنائیں کریں گے وہ جنھوں نے کفر اختیار کیا کہ کسی طرح مسلمان ہوتے۔

---

[1] الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذہ علی رقبۃ الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۴

[2] " " " " " " " " " " " " " " ۴۱۵

[3] القرآن الکریم ۱۵/ ۲

امام ابن ابی عصرون فرماتے ہیں پھر ایک دن میں اُسے دیکھنے گیا اُسے پایا کہ گویا اس کا سارا بدن آگ سے جلا ہُوا ہے، وہ نزع میں تھا، میں نے اُسے قبلہ کی طرف کیا وہ پُورب کو پھر گیا، میں نے پھر قبلہ کو کیا وہ پھر پھر گیا۔ اسی طرح میں جتنی بار اُسے قبلہ رُخ کرتا وہ پُورب کو پھر جاتا یہاں تک کہ پُورب ہی کی طرف مُنہ کئے اُس کا دم نکل گیا، وہ اُن غوث کا ارشاد یاد کیا کرتا اور جانتا تھا کہ اُسی گستاخی نے اس بلا میں ڈالا[1]۔ والعیاذ باللہ تعالٰی انتہی۔"

اگر کہئے پھر اسلام کیوں نہیں لاتا تھا، کلمہ پڑھ لینا کیا مشکل تھا؟ **اقول** اس کا جواب قرآن عظیم دے گا:

وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العٰلمین[2]۔ تم کیا چاہو جب تک اللہ نہ چاہے جو مالک سارے جہان کا ہے۔

اور فرماتا ہے:

کلا بل ران علٰی قلوبھم ما کانوا یکسبون[3]۔ کوئی نہیں بلکہ اُن کی بداعمالیوں نے اُن کے دلوں پر زنگ چڑھا دی ہے۔

اور فرماتا ہے:

ذٰلک بانھم اٰمنوا ثم کفروا فطبع علٰی قلوبھم فھم لا یفقھون[4]۔ یہ اس لئے کہ وُہ ایمان لائے پھر کفر کیا تو اُن کے دلوں پر مُہر لگا دی گئی کہ اب اُنھیں کچھ سمجھ نہ رہی۔ والعیاذ باللہ تعالٰی۔

امام ابن حجر فرماتے ہیں:

وفی ھٰذہ ابلغ زجر واکد ردع عن الانکار علٰی اولیاء اللہ تعالٰی خوفا من ان یقع المنکر فیما وقع فیہ ابن السقا من تلک الفتنۃ المھلکۃ الابدیۃ التی لا قبح منھا نعوذ باللہ

اس واقعہ میں اولیائے کرام پر انکار سے کمال جھڑکنا اور سخت منع ہے اس خوف سے کہ منکر اس مہلک فتنے میں پڑ جائے گا جو ہمیشہ ہمیشہ کا ہلاک ہے اور جس سے بدتر کوئی خباثت نہیں جس میں ابن السقا پڑ گیا، اللہ عزوجل کی پناہ۔ ہم اللہ عزوجل سے

---

[1] الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبد القادر قدمی ہٰذہ علٰی رقبۃ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۵

[2] القرآن الکریم ۸۱/ ۲۹

[3] القرآن الکریم ۸۳/ ۱۴

[4] " " ۶۳/ ۳

من ذٰلك، ونسأله بوجهه الكريم وحبيبه
الرءوف الرحيم ان يؤمننا من ذٰلك 26
ومن كل فتنة و محنة وبمنه وكرمه
وفيها ايضا التحث علٰی اعتقادهم
والادب معهم وحسن الظن بهم
ما امكن [1]

اس کے وجہ کریم اور اس کے حبیب رؤف رحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وسیلے سے مانگتے ہیں کہ ہم کو اپنے احسان وکرم کے ساتھ اس سے اور ہر فتنہ و محنت سے امان بخشے۔ نیز اس واقعہ میں کمال ترغیب ہے اس کی کہ اولیاء کرام کے ساتھ عقیدت وادب رکھیں اور جہاں تک ہو اُن پر نیک گمان کریں۔

فقیر کوئے قادری اُمید کرتا ہے کہ اتنے بیان میں اہلِ انصاف وسعادت کے لئے کفایت ہو۔ اللہ عزوجل مسلمان بھائیوں کو اتباعِ حق وادبِ اولیاء کی توفیق دے اور ابن السقا بجنم اُس شخص کے حال سے پناہ دے جس نے بزعمِ خود حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارگاہ میں حقِ نیازمندی ادا کیا اور نتیجہ معاذ اللہ وہ ہوا کہ سیّد کبیر کے غضب اور حضور غوثیت کی سرکار میں اساءتِ ادب پر خاتمہ ہوا، والعیاذ باللہ تعالٰی۔

اے برادر! مقتضائے محبت اتباع وتصدیق ہے نہ کہ نزاع وتکذیب۔ سچا محب حضرت احمد کبیر کے ارشادات کو بالائے سر لے گا اور جس بارگاہِ ارفع کو اُنھوں نے سب سے ارفع بتایا اور اُن کا قدمِ اقدس اپنے سرِ مبارک پر لیا اُنھیں کو ارفع واعظم مانے گا۔ عبدالرزاق محدث شیعی تھا مگر حضرات عالیہ شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کو حضرت امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ سے افضل کہتا، اُس سے پوچھا جاتا تو جواب دیتا کفٰی بی ازراء ان احب علیا ثم اخالفه [2] یعنی امیر المومنین نے خود حضرات شیخین کو اپنے نفسِ کریم سے افضل بتایا ہے مجھے یہ گناہ بہت ہے کہ علی سے محبت رکھوں پھر اُن کا خلاف کروں۔ واقعی تکذیب ومخالفت اگرچہ بزعمِ عقیدت ومحبت ہو اعلٰی درجہ کی عداوت ہے، والعیاذ باللہ تعالٰی، اللہ عزوجل اپنے محبوبوں کا حُسنِ ادب روزی کرے اور اُنھیں کی محبت پر خاتمہ فرمائے اور انھیں کے گروہ پاک میں اُٹھائے، آمین! آمین!

امین بجاههم عندك یاارحم الراحمین — اے بہترین رحم فرمانے والے ان محبوبوں کا تیرے

---

[1] الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذا علٰی رقبۃ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ص ۴۱۵
[2] میزان الاعتدال ترجمہ ۵۰۴۴ عبدالرزاق بن ہمام دار المعرفۃ بیروت ۲/۶۱۲

وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰنا واٰلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین الٰی یوم الدین عدد کل ذرۃ الف الف الف مرۃ فی کل اٰن وحین الٰی ابد الاٰبدین، اٰمین، والحمد للہ رب العٰلمین۔ واللہ تعالٰی اعلم

نزدیک جو مرتبہ ہے اس کے صدقے ہماری دعا قبول فرما۔ اللہ ہمیشہ ہمیشہ قیامت کے روز تک ہر گھڑی ہر لمحے ہمارے آقا و مولٰی، انکی آل، صحابہ، بیٹے اور ان کے گروہ سب پر کروڑوں درود بھیجے، آمین۔ اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب ہے تمام جہانوں کا۔ (ت) واللہ تعالٰی اعلم

رسالہ

طرد الافاعی عن حمی ھاد رفع الرفاعی

ختم ہوا
